

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acad 85

Track 1

Time 41:34

قرآن میں تفکر کرنا ضروری ہے

یہ بات پچھلے کئی نشستوں میں سوالات کے جوابات میں بیان ہو چکی ہے کہ جب ہم انسانی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ سمجھنا چاہیے کہ انسان کی زندگی کیا ہے تو ہمارے سامنے ایک بات آتی ہے کہ اس کے علاوہ کوئی بات آتی ہے نہیں وہ ہے کہ انسان کی زندگی خیالات پر

پرقائم ہے ہمارا جینا ہمارا، مرنا، سونا، جاگنا، کھانا پینا، رشتہ داروں یہ سب خیالات کے اوپر یعنی پہلے ہمیں کسی کام کرنا، خیال آئے گا تب ہم وہ کام کریں گے یا نہیں اس وقت پتہ نہیں چلتا کہ جب ہمیں پیاس لگے گی یعنی پہلے یا نہیں پینے کا خیال آئے گا تب ہم یا نہیں پئیں گے اگر سارے دن یا نہیں پینے کا خیال نہ آئے تو آپ پانی نہیں پی سکتے تمام دن روٹی کھانے کا خیال نہ آئے تو ہم روٹی نہیں کھا سکتے اسی صورت میں جسے اب گھروں میں رات کو سو جاتے ہیں صبح کو بیدار ہوتے ہیں تو بیدار ہو کر بعد جب تک کہ وہ سو رہے ہیں میں یہ خیال نہیں آتا کہ گا کہ میں دفتر جاؤں یا دوکان پر جانا یا روزگار کی تلاش میں گھر سے باہر نکلنا تو ہم گھر سے باہر نہیں نکل سکتے اسی صورت میں آپ سارے دن دفتر میں کام کرتے رہیں تو چھوٹی کے وقت آپ کے ذہن میں ایک ہی خیال رہے گا کہ گھر جاؤں یا گھر جاؤں تو آپ گھر جائیں گے تو زندگی کا کوئی بھی عمل کوئی بھی عمل چھوٹا سے چھوٹا ہو یا بڑا سے بڑا ہو اس وقت تک انجام نہیں پاتا جب تک کہ اس کے بارے میں پہلے ہمارے دماغ

میں خیال نہ آجائے اب اگر ہم نماز پڑھتے ہیں تو نماز کا بھی یہی ہے کہ بھئی پہلے خیال آئے گا کہ اللہ کی عبادت کرو ہم مسجد میں چلیں جائیں گے یا گھر میں مصلح بھیجا کر بیٹھ جائیں گے اگر ہمیں نماز پڑھنے کا خیال نہ آئے تو ایک مہینہ تک بھی اب مصلح کی شکل نہیں دیکھیں گے جتنے لوگ نمازی ہیں ان کے بارے میں ایک ہی بات کہی جاتی ہے کہ جیسے ہی انہیں یہ اطلاع ملی کہ اب بھئی ظہر کا وقت ہو گیا ہے تو وہ ظہر کی نماز کی تیاری میں لگ جاتے ہیں اثر کا وقت ہو گیا ہے اثر کا وقت ہو کر مطلب یہ ہے کہ انہیں اثر کا وقت کا خیال ان کے دماغ میں وارد ہو گیا ہے تو اب یہ طے ہو گیا ہے جو ہماری زندگی میں انسانی زندگی اس کا تعلق خیالات سے جب تک خیالات آتے رہیں گے انسان رہے گا اور جب خیالات نہیں آئیں گے انسان کا وجود جو ختم ہو جائے گا اچھا

یہ تو طے ہو گیا کہ خیالات کے علاوہ زندگی کچھ نہیں ہے اب خیالات میں معنی پنانا بھی ایک کام ہے یعنی پلاجو دروازے سے وہ ساری زندگی کے داخل ہو نہ کا اس کا نام ہے خیال پھر جب ہم زندگی کے دوسری سڑی پر قدم رکھتے ہیں اس کا مطلب ہے خیال میمینی پنانا خیال میاگر معنی نہیں پنائے جا ئیں گے تو خالی خیال رہے گا اب اب آپ کو خیال آیا کہ اندر جسم میں خشکی ہے آنتوں کو سیرابی کی ضرورت ہے اب اس خیال میں ہے کہ آنتوں جو سیرا بی کی ضرورت ہے آپ یہ معنی پنائیں گے کہ پانی پنانا چاہیے سردی ہو گی تو آپ یہ معنی پنائیں گے کہ چائے پینی چاہیے گرمی ہو گی تو آپ اس سیرابی کے خیال کو یہ معنی پنائیں گے کہ شربت پئو تو شربت پینا چائے پینا پانی پینا دودھ پینا اصل میں جسمانی تقاضے خیال جس کی بنیاد پر آنتوں

میں سیرا بی ضروری ہے تو اس کو معنی پنانا نہیں تو اب دو زندگی کے دو رخ ہو گئے ایک رخ یہ ہے کہ زندگی بغیر خیال نا مکمل ہے کوئی آدمی غیر خیال کے زندہ نہیں رہ سکتا دو سرا یہ ہے کہ زندگی میں خیال جو آرہا ہے اس کو معنی پنانا بھی ضرورت ہے اب زندگی کو انرجی کی بھی ضرورت ہے طاقت کی بھی ضرورت ہے تو اب آپ کو جو خیال؛ آرہا ہے کھا نہ کے سلسلے میں اس میں آپ یہ اطلاع پنائیں گے کہ روٹی کھا نی اگر خدا نخوستے ہا ضمہ خراب ہے کوئی تکلیف ہے پیٹ میں تو معنی یہ پنائیں گے کہ دالیا کھا نا چاہئے، کھچڑی کھا نی چاہئے کوئی لکواٹ چیز کھا نی چاہئے کیوں کہ پیٹ میں اگر آپ کے تکلیف ہے ما روڑ ہے تو اس وقت خیال تو آپ کو آرہا ہے کیوں کہ ضرورت ہے کھا کی لیکن اس میں خیال میں معنی آپ یہ پنائیں گے اس وقت روٹی نہیں کھا نی گوشت نہیں کھا نا اس وقت دالیا کھا نا یا دودھ ڈبل روٹی کھا نی کچھ کھا نا تو اب جیسے جیسے حالات سے آدمی گزرتا ہے اسی کے مطابق خیال میں معنی پنانا پڑھتے ہیں تو یہ ایک زندگی کا اصول ہے ہوا کہ زندگی خیال کے علاوہ کچھ نہیں ہے دو سری یہ ہے کہ اس خیال میں معنی پنانا جو ہے اس سے زندگی میحرکت پیدا ہوتی ہے مثلاً یہ کہ آدمی کو خیال آئے کہ کچھ کھا یا جائے اب ضرورت اس کو روٹی کھا نہ کی ہے وہ ایک روٹی کھا نہ کی ہے دو روٹی کھا نہ کی ہے وہ ایک لقمہ کھا کر بیٹھ جاتا ہے تو اسنے کھا نہ کا تقاضا تو پورا کر دیا لیکن جتنی اسکا جسم کو انرجی کی ضرورت تھی وہ پوری نہیں ہوتی اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ چلنے پھر نہ سے محتاج ہو جائے کمزور ہو جائے گا تو زندگی کا درومدار پلانے خیال پر ہے پھر زندگی میں معنی پنانا نہ کہ اوپر اس کا دارو مدار ہے جب تک انسان اندر خیالات آتے رہتے ہیں اور انسان ان خیالات میں معنی پنانا کر زندگی کو حرکت دیتا رہتا ہے وہ زندہ رہتا ہے اور جب انسان خیالات میں معنی پنانا بند کر دیتا ہے یا خیالات آنا بند ہو جاتا ہے تو اس کا وجود جو ہے ختم ہو جاتا ہے اس کی مثال جو ہے مرنا ہے جس طرح ہمیں یہ اطلاع ملی خیال معنی اطلاع ہے جس طرح ہمیں یہ اطلاع ملی کہ ہم زندہ ہیں بھاگ رہے دوڑ رہے ہیں اسی طرح ایک وقت آتا

کہ میں یہ اطلاع ملتی کہ ہم مر گئے ہماری زندگی ختم ہو گئی جب  
 ہم اس اطلاع کو قبول کر لیتے ہیں ہماری زندگی ختم ہو گئی ہم مر گئے تو  
 ہماری پوزیشن جو ایک مرد کی ہو جاتی ہے جس طرح زندگی میں  
 ہمارا جسم موجود تھا ہم سو رہے تھے تھے لیٹے رہتے تھے اسی طرح موت کے  
 عالم میں بھی ہم لیٹے ہوئے ہیں آنکھیں بند ہیں سو رہے ہیں لیکن چونکہ یہ  
 اطلاع ختم ہو گئی کہ ہم زندہ ہیں تو اس لئے اس میں معنی پہنا نہ کا  
 عمل بھی ختم اب انسان اگر مر گیا اب اس زندگی کا کیوں کا خیال نہیں آ رہا  
 اس لئے اس نے پانی پینے کا خیال آ رہا نہ کھانا کھانے کا خیال آ رہا نہ  
 گرمی سردی سے بچانے کا خیال آ رہا اب وہ ایک ڈیڈ باڈی ہے ایک لاش  
 کیوں لاش اس لئے کہ جو اوپر سے جو سلسلہ تھا خیالات کا اوپر سے  
 جو سلسلہ تھا انفارمیشن اور اطلاعات کا وہ ٹوٹ گیا اور ختم ہو گیا اچھا اب  
 زندگی کی جب ہم غور زندگی کی گہرائی میں زندگی کے دو رخ ہمارے ساتھ  
 ہیں ہم وقت دو رخ ہمارے ساتھ چپکے ہوئے رہتے ہیں ایک رخ کو ہم بیداری  
 کہتے ہیں جاگنا کہتے ہیں اور دو سرے رخ کو ہم سونا یا خواب کہتے ہیں آدمی  
 جب چلتا پھر تا بیداری میں جب بھی زندگی کی اطلاعات کو قبول کرتا ہے  
 اور جب سو جاتا ہے جب بھی زندگی کے اطلاعات کو قبول کرتا ہے موت اور  
 نیند میں یہی فرق ہے کہ موت میں آدمی اطلاعات کو قبول کرنا بند کر دیتا ہے  
 خواب میں آدمی اطلاعات کو قبول تو کرتا ہے لیکن جسمانی طور پر معنی نہیں  
 پہناتا لیکن آپ نے دیکھا ہو گا کہ آدمی خواب میں چلتا بھی ہے، پھر تا بھی ہے،  
 کھاتا بھی ہے، پیتا بھی ہے، خوف زدہ بھی ہو جاتا ہے، اگر اس نے کوئی اچھا  
 خواب دیکھا تو خوش بھی ہو تا اپنے رشتہ داروں کو بچھڑوں کو اگر وہ دیکھ  
 لے تو بہت سی خوش ہو تا اگر اپنے جو بھائیوں لوگ انتقال کر چکے ہیں ان کو  
 دیکھ لیتا ہے اگر اب کو اچھی حالت میں دیکھ لیتا ہے تو بڑا خوش ہو تا سب  
 کو کہتا ہے کہ بھئی میں نے اماں کو خواب میں دیکھا تھا بڑا اچھا کپڑے پہنی  
 ہوئی تھی بڑی خوش تھی بٹی صحت مند تھی اور اگر خدا نخواستہ اگر کوئی  
 رشتہ داروں میں کوئی رشتہ دار پریشان ہے اور ہم خواب میں اپنے رشتہ دار  
 روں کو پریشان دیکھتے ہیں تو صبح کو ہم جہاں بھی تذکرہ کریں گے کہ یا رب ہم  
 نے اپنی اماں کو خواب میں دیکھا تھا وہ بڑی پریشان تھیں اللہ خیر کرے کیا کرنا  
 چاہیے کس طرح کرنا چاہیے پھر اس کے لئے ایصال ثواب کرو قرآن شریف  
 پڑھو غریبوں کو کھانا کھلاؤ اور وہ کپڑا دیتا ہے خیرات بھی کرتا ہے اگر وہ  
 خواب کے تاثرات اس کے اوپر یقینی نہ ہوں تو کوئی آدمی والدین اپنے والدین  
 کو خواب میں دیکھ کر ان کے لئے ایصال ثواب نہیں کرے گا وہ کہے گا بھی خواب  
 کی بات ہے چھوڑو کہہ گا کھانا پکانا کہہ گا قرآن شریف پڑھنا کیسا ثواب پہنچا  
 نا کیسا اماں کی قبر پر جانا تو خواب زندگی کا ایک حصہ ہے اس لئے وہ جو کچھ  
 بھی خواب میں دیکھتا ہے تو وہ اس کو اسی طرح محسوس بھی کرتا ہے جس  
 طرح بیداری میں محسوس کرتا ہے اور اسی طرح وہ معنی بھی پہناتا ہے جس

طرح وہ کسی چیز کو حاصل کرنے کے بعد معنی پھانتا ہے تو اب زندگی کے دو  
 رخ متعین ہو گئے ایک رخ بیداری ہو گیا جیسے ہم بیٹھے ہیں اور ایک رخ جو  
 خواب ہو گیا نیند ہو گئی ان دو رخوں کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بڑی  
 تفصیل سے بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں کہ ہم رات کو دن میں داخل کرتے  
 ہیں اور دن کو رات کو میں داخل کرتے ہیں الفاظ بات غور طلب ہے ہم رات کو  
 دن میں داخل کر دیتے ہیں ہم رات کو دن میں سے نکال لیتے ہیں اور دن میں سے  
 رات کو نکال لیتے ہیں تو پھر فرماتا ہے میں کہ ہم رات پر سے دن کو ادھیر لیتے  
 ہیں اور دن پر سے رات کو ادھیر لیتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ جو دن  
 اور رات جو ہیں یہ دو چیزیں ہیں اور کوئی اور چیز جس کے اندر دن داخل ہو  
 جاتا ہے رات نکل آتی ہے یا جس کے اوپر سے رات ادھیر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اور دن  
 بھی ادھیر لیتے ہیں اب دیکھئے دو چیزیں رات اور دن تو ہو گئی اب الگ الگ اب  
 اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں ہم رات پر سے دن کو ادھیر لیتے ہیں اور دن پر سے رات کو  
 ادھیر لیتے ہیں تو رات اور دن یہ ہم جانتے ہیں میں نیا سورج نکل آتا ہے نیا  
 سورج غروب ہو گیا رات تو رات اور دن کا ادھیرنا اور رات کا دن میں داخل ہونا  
 اور دن کا رات میں سے نکالنا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ انسان جو ہے رات اور دن  
 کے حواس میں ردوبدل ہوتا ہے مثلاً اب ہم اس وقت بیدار بیٹھے ہوئے  
 ہیں اب رات کو ہم سب اپنے گھر جا کے سو جائیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ  
 جو بیداری ہے اس میں یہ جو ہم سب لوگ بیٹھے ہوئے ہیں یہ بیداری ہے اس  
 وقت جو ہم بیٹھے ہوئے ہیں یہ بیداری تبدیل ہوگی رات میں یعنی یہ جو ہمارے  
 حواس ہیں بیداری کے اس میں شعوری حواس یہ رات میں منتقل ہو گئے اور یہ  
 اس طرح منتقل ہو گئے کہ ہم ان بیداری کے حواس سے بہ خبر ہو گئے دیکھئے  
 نہ آپ بیداری کے حواس سے سو جاتے ہیں آپ کو کچھ پتا نہیں ہوتا کہ بھئی کیا  
 ہو رہا ہے جب آدمی گہری نیند ہوتا ہے تو اس کو کچھ پتا نہیں چلتا اچھا اب  
 ہم سوئے کہ بعد دن کو پھر بیدار ہوئے تو اس کے مطلب یہ ہوا کہ جو خواب  
 کے حواس تھے رات کے حواس تھے وہ پھر دن میں منتقل ہوئے ہم وہی ہیں جو  
 بیداری میں وہی رات میں ہیں لیکن جب ہم سو گئے تو یہ ہماری جو دن بھر کی  
 جو زندگی ہے دن بھر کے جو مسائل ہیں وہ سب رات میں منتقل ہو گئے  
 اور وہ اس طرح منتقل ہو گئے کہ ہمیں اپنے وجود کا بھی پتا نہیں چلا جب آدمی  
 سو جاتا ہے نہ تو بڑے بوڑھے کہتے ہیں کہ مراور سو یا برابر اچھا جب ہم بیدار  
 ہو گئے ہم پھر اسی طرح بیٹھے ہوئے ہیں لیکن ایک بات غور طلب ہے کہ  
 ہم جب بھی بیدار ہوئے ہیں صبح کو تو ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ کوئی نئے  
 آدمی ہیں حالانکہ ہم نئے آدمی نہیں ہوتے دن کو جو محسوس کیا جا رہا ہے نیا  
 آدمی چلتا رہا ہے مہمت مزدوری کرتا ہے پھر آپ سو جاتے ہیں پھر آپ صبح کو  
 اٹھتے ہیں پھر آپ کہتے ہیں کہ نیا آدمی ہے آدمی یہ کہتا ہے کہ نیا سورج نکلا  
 نیا دن طلوع ہوا تو نیا سورج کیا نکلا نیا سورج تو کروڑوں سال سے ایک ہی  
 ہے سورج جو روز نکل رہا ہے اس میں کیا نیا پن ہے نیا دن اچھا نیا دن نکلا نیا

سو رچ نکلا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی ہر چیز نئی ہو گی گھر بھی نیا ہو گیا لیکن گھر بھی نیا نہیں ہوتا آپ کہتے ہیں رو زانہ کیونکہ ہم نے نئی زندگی حاصل کی ہے تو ہم رو ز نئی روٹی کھا رہے ہیں کہ ہاں نئی روٹی کھا رہے ہیں مہینہ بھر کا تو آٹا گھر میں پڑا ہوا ہے تو کہہ رہا ہے بندہ صبح کو اٹھنے کے بعد یہ کہہ رہا ہے کہ مجھے ایک نئی زندگی ملی لیکن جب وہ زندگی عملاً گزارتا ہے تو وہ ساری چیزیں پرانی ہوتی ہیں وہی دفتر ہے وہی میز ہے وہی قلم ہے وہی بو ہے وہی سٹرک ہے وہی ماں باپ ہیں وہی اولاد ہے تو اب اللہ تعالیٰ یہ کہتا ہے پھر آپ اسے غور سے سنیں تین باتیں اللہ تعالیٰ نے فرمائی... عربی آیت... کہ ہم رات کو دن میں داخل کر دیتے ہیں... عربی آیت... اور ہم دن کو رات میں داخل کر دیتے ہیں... اور کبھی ہم رات کو دن پر سے ادھیر لیتے ہیں اور دن پر سے رات جو ادھیر لیتے ہیں یعنی اب انسان کے اندر دو حواس کام کر رہے ہیں ایک حواس کا نام بیداری ہے اب جیسے ہم سب لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور ایک حواس کا نام خواب ہے جیسے کہ ہم رو زانہ سوئے ہیں تو انسان جو خواب کے حواس میں اور بیداری کے حواس میں ردوبدل ہو رہا ہے جیسے کہ میں نے ابھی آپ سے عرض کیا کہ ہم رات کو سوئیں گے تو یہ دن کے جو ہمارے حواس سب رات میں چلے گئے صبح کو ہم جب پھر بیدار ہوئے تو رات کے جو حواس ہیں وہ دن میں چلے گئے تو یہی ہو گا نہ رات کے حواس دن میں داخل ہو گئے اور دن کے حواس رات میں داخل ہو گئے تو انسان کی جو زندگی ہے ایک تو وہ ہے کہ خیالات پر قائم ہے کہ میں سوئے وہ خیال آئے گا تو آپ زندگی کا عمل کریں کریں گے اگر کہیں کوئی خیال نہیں آئے تو آپ زندگی کا کوئی عمل نہیں کریں گے خیال کہ ہاں سوئے گا وہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق اور ارشاد کے مطابق اور حدیث کے مطابق وہ لوح محفوظ سے خیال آئے ہیں سب جانتے ہیں آپ سنا ہو گا اپنے بزرگوں سے کہ لوح محفوظ پر ہر چیز لکھی ہوئی ہے تو لوح محفوظ سے خیالات آ رہے ہیں اور وہ خیالات جو ہیں دو رخوں میں تقسیم ہو رہے ہیں ایک رخ جو ہے وہ بیداری کا اب بیداری کا جو رخ ہے ہمارے تجربے میں ہے اس میں ہم پابند ہیں مثلاً مکانیت میں پابند ہونگے زمانیت میں پابند ہونگے چلنے پھر نے میں پابند ہونگے سوار کی کے محتاج ہونگے کھا نہ پینے کے محتاج ہونگے کھا نہ پینے میں محتاج یہ بھی کہ گیلے ہوں ہوئیں زمین میں پھر اس کی پرورش کریں پھر اس کو کاٹے پھر اسکو الگ کر پیپھر اس کو چکی میں پسوائیں پھر وہ آٹا بن جائے تو آٹے کو گوندیں اور آٹا گوندنے کے بعد تو کو گرم بھی کریں پھر روٹی تو ہے کہ اوپر ڈالیں اس کا مطلب یہ ہے عمل جو ہے آپ کے بغیر کہ یہ ایسی بیداری کی زندگی ہے کہ جس میں کوئی مسائل محتاجی کے اور بغیر وقت کی پابندی کی اور بغیر محدودیت کے آپ ہر حال آپ کو پابند زندگی میں وقت لگے گا اب آپ خواب دیکھئے خواب میں آپ نے خواب دیکھا کہ آپ آسمان میں اڑ رہے ہیں اور آپ کا سبب کا دل چاہا تو پتا چلا آپ تاروں میں کھڑے ہوئے ہیں وہاں سبب ہیں تو آپ نے سبب کھا لیا تو

سیب آپ نہ کھا لیا تو اس سیب کا مزہ بھی محسوس کیا لیکن وہ محدودیت نہیں ایسا نہیں ہوا کہ آپ نہ پہلے خواب میں سیب کا درخت لگا یا پھر اس کی پرورش کی ہو پھر اس کا چار پاچ سال بڑھو نہ کا انتظار کیا ہو پھر اس میں پھل لگا ہو پھر پکا ہو پھر آپ نہ کھا یا تو اب مطلب یہ کہ انسان کی زندگی کے دو رخ متعین ہوئے ہیں ایک رخ یہ کہ انسان پا بند ہو کہ زندگی گزارتا ہو بغیر پابند کے وہ کوئی کام کر ہی نہیں سکتا مثلاً اس پیاس لگی اب پیاس کے لئے ضروری کہ کھانڈ پمپ ہو کنواں ہو مٹکا ہو نلکہ ہو جب اس پا نی ملتا ہو لیکن خواب میں وہ یہ دیکھتا ہو کہ وہ اڑ رہا ہو اب اس پیاس لگی وہ نیچے اتر ا اس نہ پا نی پی لیا مکہ مدینہ میمیں خواب میں دیکھ رہا ہو اور یہاں آگے جناب اس نہ انگوٹھا ہلا یا یہاں موجود ہو سیکنڈوں میں ہو جا تا ہو تو اس کا مطلب ہو دو حواس کا تعین ہو تا ہو ایک حواس پا بند حواس ہو اور ایک حواس آزاد حواس ہو اور پا بند حواس جو ہو وہ بیداری کے حواس ہو اور پا بند حواس جو ہو وہ خواب کے حواس ہیاور زیادہ تشریح کے ساتھ بیان کریں تو یوں کہیں گے کہ انسان کے اندر دو رخ کام کر رہے ہیں دو حواس کام کر رہے ہیں ایک حواس جو اس زمین کے اوپر قائم ہو اور دو سرے حواس جو ہیں وہ زمین سے آزاد حواس ہیں تو زمین سے آزاد ہو نہ کا مطلب یہ ہو کہ یعنی اس کو غیب کی دنیا میں داخل کرنا تو انسان کے جو دو رخ ہیں وہ یہ ہیں کہ ایک رخ اس کا جسمانی رخ ہو، ما دی رخ ہو، سٹران کا رخ ہو بھئی یہ گوشت پوست جو سب کو پتا ہو تعاون سے بنا ہوا ہو اور جو کچھ اس کی جو ضروریات ہیں وہ بھی تعافن ہی ہو مثلاً آپ گوشت کھائیں بھی تعافن ہو جو بھی چیز آپ کھا تے ہیں ہر حال وہ کسی نہ کسی صورت سے سڑ جاتی ہو تعافن اس میں موجود ہو تا ہو تو دو سرا رخ جو ہو اس کے اندر تعافن نہیں ہو تا ہو اس میں پا بندی نہیں ہو وہ آزاد ہو اب ہم یوں کہیں گے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے دو رخوں پر بنا یا ایک رخ اس کا ما دی رخ ہو اور ایک رخ اس کا روحانی رخ ہو جب انسان ما دی رخ میں سفر کرتا ہو تو مادی زندگی ہو تی ہو ہر قدم پر محتاج ہو تا ہو اور جب انسان اپنا روحانی رخ میں سفر کرتا ہو تو وہ پا بندی سے آزاد ہو تا ہو اور جیسے جیسے وہ پا بندی سے آزاد ہو تے رہتے ہو اسی مناسبت سے اس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے قریب سے قریب ترین ہو تا ہو اس لئے کہ مادیت جو ہو ما دیت سے آپ اللہ کو نہیں دیکھ سکتے گے وہ کہتے نہ اللہ کو تو کوئی نہیں دیکھ سکتا بیشک نہیں دیکھ سکتے اللہ کو ما دیت سے نہیں دیکھ سکتے اللہ کو روحانیت سے دیکھ سکتے ہیں اس لئے کہ روح تو اللہ کو پہلے ہی دیکھ چکی ہو جب اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات بنا ئی کن کہہ کر ساری کائنات بنا دی پھر اللہ تعالیٰ نے رُوحوں کو مخاطب کر کے کہا اَلست بِرَبکم... تمام رُوحوں کو مخاطب کر کے کہہ میں تمہارا رب ہوں تو جب رُوحوں نے آواز سنی تو اللہ کو اور اللہ تعالیٰ قالو لیلٰی جی ہاں ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ آپ ہمارے رب ہیں یعنی ہماری رُوح اللہ کی آواز

بھی سن چکی ہے ہماری روح اللہ کو دیکھ بھی چکی ہے اور ہماری روح اللہ کو دیکھنے کے بعد اللہ کی ربوبیت کا اقرار بھی کر چکی ہے اب دیکھنے کے بعد روح کے اوپر مادی پر دہ آیا تو مادی پر دہ آنے سے کیا ہوا کہ روح کی جو آزاد محدودیت ہوئی اور انسان جو ہے وہ قدم قدم پر پابندی کا محتاج ہے اس بات کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے... عربی آیت... کوئی آنکھ اللہ کو نہیں دیکھ سکتی لیکن اللہ اگر چاہے تو ہر شے کو دیکھ سکتا ہے یعنی اگر ہم شعوری حواس جو ہماری بیداری کے حواس ہیں ان میں رہتے ہوئے اس بات کا سو راخ لگائیں اس بات کا پتا لگائیں کہ ہم کیوں زندہ ہیں تو ہماری ذہن میں ایک ہی بات آئے گی کہ ہمیں ایک اطلاع آرہی ہے کہ تم زندہ ہو تو ہم زندہ ہیں کہ میں سے اطلاع آرہی ہے کہ ہم کھا نا کھا ئو تو ہم کھا نا کھا لیتے ہیں اگر ہمیں کھا نا کھا نے کی اطلاع نہ آئے تو ہم کھا نا نہ لے سکتے تھے اچھا جب کھا نے نہیں کھا سکتے تو ظاہر ہے بیمار ہو جائیں گے کمزور ہو جائیں گے مر جائیں گے تو انسان جو ہے شعور اور لا شعوری زندگی میں سفر کر رہا ہے شعوری زندگی مادی زندگی ہے لا شعوری زندگی ساری کی ساری روحانی زندگی ہے تو اب یہ ایک بھائی نہ سوال کیا ہے کہ اب یہ جو ہمیں اطلاعات آرہی ہیں یہ اطلاعات کہاں سے آرہی ہیں کہ میں نہ کہ میں سے سوچ تو ہے اس کی اب مثال کے طور پر بات سارے لوگ بیمار ہو جائے ہیں الٹے سیدھے خیال آئے ہیکسی کو وسوسہ آئے گا جا دو ہو گیا کسی کو وسوسہ آیا کوئی میرا دشمن ہو گیا کسی کو یہ ہو گیا وہ ہو گیا مستقبل خراب ہو جائے گا اکسرڈنٹ ہو جائے گا میں مر جاؤ گا بخار ہو جائے تو دیکھئے خیالات تو یہ کہہ جاتا ہے اگر یہ بات ہے کہ خیالات لوح محفوظ سے ہی چلے آ رہے ہیں تو اس کا مطلب ہے شک اور وسوسہ جا دو اور ٹوٹے یہ خیال بھی لوح محفوظ سے چلے آ رہے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ جو خیالات لوح محفوظ سے چلے آ رہے ہیں خیالات میں معنی یہ ہے کہ یہ سب انسان کے دماغ کے اوپر جب یہ خیالات آکے نا زل ہوئے ہیں تو خیالات معنی پنا تا ہے جیسے کہ میں نہ آپ سے عرض کیا کہ سخت سردی میں آپ کو کہیں پیاس لگے یا پینے کی کوئی خواہش ہو تو آپ ہر فکری پانی نہیں پئیں گے چائے پئیں یا سا دے پانی پئیں گے اور شدید گرمی میں تو آپ کافی نہیں پئیں گے میں شربت پئیں گے یا پانی پئیں گے جو کچھ تو اس کا مطلب ہے وہاں سے جو خیال ہے وہ یہ ہے کہ آنتوں کو ضرورت ہے سیرابی کی ضرورت ہے اب یہ کہ کیا پینا ہے الگ تو انسان کے اندر یہ جو ایجنسی ہے معنی پنا نہ والی یہ ان اطلاعات کو قبول کرتی ہے جو اطلاعات لوح محفوظ سے آرہی ہیں اب اگر ہمارے اندر غیب کی دنیا کا یقین ہے ہمارے اندر اس بات کا یقین ہے کہ اللہ ہمارا محافظ ہے جیسے کہ ہر انسان یہ بات جانتا ہے جب وہ پیدا ہو تا ہے کسی کے قابل نہیں ہوتا اور اللہ کی مہربانی سے اللہ کے تحفظ سے بچتا ہے وہ جاتا ہے کوئی چھ فٹ کا ہو جاتا ہے کوئی ساڑھے چھ فٹ کا ہو جاتا ہے اور وہ کا رو بار بھی کرتا ہے چلتا بھی ہے پھرتا بھی ہے دوڑتا بھی ہے بچتا ہے جو اپنے ارادے اور

اختیار سے کر وٹ نہیں بدل سکتا وہ بڑے بڑے پاڑاڑاٹھا لیتا ہے تو جس اللہ نے آپ کو اتنا تحفظ فراہم کیا اور آپ منوں ٹنوں کے حساب سے اٹھا لیتے ہیں تو اللہ آپ کا تحفظ نہ کرتا آپ کو پروٹیشن نہ دیتا تو آپ بچے ہی رہتے جب کر وٹ ہی بدل نہیں سکتے تو اللہ نے آپ کو بڑا بھی کیا آپ کے ہاتھ پیر بھی بڑے بنا کر آپ کو عقل و شعور بھی دیا آپ کے لئے وسائل بھی پیدا کئے آپ کو اس عقل و شعور سے آپ نے گھر بنا یاگاڑی بنا ئی جو بھی کچھ کیا تو جب انسان کے اندر اپنی ذات کی کھوج لگا کر نہ کی صلا حیت پیدا ہو جاتی ہے جب انسان خود کو تلاش کرتا ہے کہ میں کیا ہوں؟ کہاں سے آیا؟ کہاں جانا تو سب سے پہلے تو اس کو اپنی پیدائش سامنے آتی ہے کہ میں کس بھی تھا کہاں تھا؟ اس کا علم مجھے نہیں ہے لیکن ہر حال یہ ایک حقیقت ہے کہ میں پیدا ہوا اور اس طرح پیدا ہوا کہ میں کسی بھی قابل نہیں تھا مکھی بھی نہیں اڑا سکتا تھا، کھانا بھی نہیں کھا سکتا تھا، بیٹھ بھی نہیں سکتا تھا، اس دور سے سب ہی گزر گئے ہیں نہ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اب ہم اتنے بڑے ہو گئے تو یہاں ہمیں اللہ تعالیٰ نے پہنچایا تو جب انسان اپنی ذات پر غور کرتا ہے تو اس کی سمجھ میں یہ بات آجاتی ہے کہ میرا بڑا ہونا میرا پیدا ہونا اس میں آپ غور کریں تو سب آدمی خواب دیکھتے ہیں تو خواب میں ہمارے اوپر پابندی ختم ہو جاتی ہے تو خواب میں ہمارے لئے یہ کوئی ضرورت نہیں ہے کہ اگر ہم لندن جانا چاہیں تو ہوائی جہاز میں بیٹھ کر سفر کر سکتے ہیں آنکھیں بند کریں لندن چلے گئے کیسی نہ پیر ہلا یا واپس آگئے تو خواب میں لیکن اگر آپ یہ سمجھ لیں کہ انسان مرکب ہے دو رگوں پر تو ایک رخ آزاد حواس اور ایک رخ پابند حواس پابند حواس بیداری ہے اور آزاد حواس خواب ہے کیونکہ انسان کی زندگی ان دو حواسوں کے بغیر مکمل نہیں ہوتی ہر انسان مجبور ہے اس بات پر کہ خواب اور زندگی کے حواس میں ہی زندگی رہے ایسا ممکن نہیں ہے جو بچہ پیدا ہوا وہ ساٹھ سال تک جاگتا رہے اس کے لئے سو نا اس کی مجبوری ہے ایسا بھی ممکن نہیں ہوا اور اگر وہ سو گیا تو ساٹھ سال تک سو تا ہی رہے گا ور کبھی وہ بیدار نہ ہوا تو جب ہمیں یہ علم ہو گیا کہ ہم جو ہیں ہماری زندگی جو ہے وہ دو رگوں پر چل رہی ہے ایک رخ جو بیداری کے حواس ہے یعنی ٹائم اسپیس میں بند حواس ہے پابند حواس ہے وسائل کے محتاج حواس ہے اور دو سرے حواس جو ہمو آزاد حواس ہیں معاویہ ئی دنیا کے حواس ہیں غیب کے حواس ہیں روح کے حواس ہیں اور وہ حواس ہیں جن حواس میں اللہ تعالیٰ کی آواز بھی سنی اور اللہ تعالیٰ کو دیکھا بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار بھی کیا ہے جب ہمارے ذہن میں یہ بات آگئی کہ ہماری زندگی کی تکمیل دو حواسوں سے ہے تو ظاہر ہے ہم ان حواس سے واقف ہے یعنی بیداری کے حواس سے واقف ہیں تو ہم خواب کے حواس سے بھی واقفیت حاصل کر رہے ہیں کیونکہ اور نتیجہ میں یہ ہے کہ ہمارے اوپر روح کا جو عرفان ہے حاصل کر لینگے اور خواب کی دنیا میں جس طرح



بیداری کے حواس سے کہ منقطع کرنا خواب کی دنیا میں بیداری کے دنیا میں بھی تو یہ جو اطلاعات ہیں لوح محفوظ سے آرہی ہیں یہ آرہی ہیں کہ انسان پہلے جنت میں تھا آدم تو آدم جب جنت میں تھا تو وہاں ما دیت نہ تھی اور جب آدمی جنت میں تھا اب دیکھئے کہ خواب میں لمحوں میں ہر انسان کی مجبوری ہے کہ وہ آدھی زندگی شعور میں گزرتا ہے اور آدھی لا شعور میں اسی کو اللہ تعالیٰ نہ فرمایا ہے رات کو دن میں نکال لیتے ہیں اور دن میں سہ رات کو یہ اس سلسلہ میں کسی کو سوال کرنا تو بتائیں کتنے لوگوں کو سمجھ میآئی بات سمجھ میں آئی ما شا اللہ بھئی... اختتام

□